السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صبح کی جماعت ہورہی ہے اور کوئی شخص آکر جماعت میں شریک ہوکر نماز ادا کرلے لیکن فجر کی سنت باقی رہ گئی ہوں تو یہ سنت کب ادا کرے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جماعت سے علیحدہ ہوکر سنت پڑھ لے پھر جماعت میں شریک ہو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس کوئی شخص مسجد میں اس حال میں پہنچے کہ جماعت ہورہی ہو یا اقامت شروع ہوچکی ہے تو سنت پڑھنی جائز نہیں نہ صف کے ساتھ مل کر نہ صف سے الگ اور نہ کھمبے کی آڑ میں نہ مسجد کے اندر مسجد سے متصل کسی حجرے یا برآمدے میں نہ مسجد سے باہر اس کے دروازے پر کہ فرض کے بجائے اس سے کم درجہ کسی چیز سنت میں مشغول ہونا معمولی عقل کے بھی خلاف ہے۔ سنت کی طرح کوئی دوسری چھوٹی ہوئی فرض بھی پڑھنی اس وقت جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إذا أقیمت الصلٰوۃ وفی روایۃ إذا أخذ المؤذن فی الاقامۃ فلا صلاۃ إلا المکتوبۃ التی اقیمت (احمد وغیرہ)

پس فجر کی اقامت شروع ہوجانے کے بعد فجر کی سنت نہیں پڑھنی چاہیے۔

قال الحافظ وزاد مسلم بن خالد بن عمرو بن دینار فی ھذا الحدیث قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر أخرجہ ابن عدی فی ترجمۃ یحیی بن نصر بن حاجب واسنادہ حسن انتھی قال شیخنا فی شرح الترمذی والحدیث یدل علی انہ لا یجوز الشروع فی النافلۃ عند إقامۃ الصلوۃ من غیر فوق بین رکعتی الفجر وغیرھما انتھیٰ

اور صحیح مسلم ابوداؤد ونسائی وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن سرجس سے مروی ہے۔

قال دخل رجل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الغداوۃ فصلی رکعتین فی جانب المسجد ثم دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا فلان بای الصلاتین اعتددت ابصلاتک وحدک أم بصلاتک معنا

جس شخص کی فجر کی سنت جماعت میں شامل ہوجانے کی وجہ سے چھوٹ جائے وہ اس سنت کو فرض سے فارغ ہوکر قبل آفتاب طلوع ہونے کے پڑھ سکتا ہے۔ (ابن حبان، ابن خزیمہ، بیہقی، ترمذی۔ ابوداؤد عن قیس بن عمرو بن سہل الانصاری) (محدث دہلی جلد ۹ شمارہ نمبر ۱۲)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 148-149

محدث فتویٰ